مجلس تحفظ حرمت آل رسول کا ترجمان

مجلہ پیغام حق

فیصل آباد

شمارہ نمبر
11

جمادی الاول ۱۴۳۴ھ
مارچ 2013ء

مدیر
مولانا شاہد معاویہ

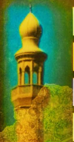

- علماء احناف (جماعت دیوبند) مجسمۂ ادب میں
- انسانی اعضاء کا رئیس دل ہے
- تبلیغی جماعت کے کام کی مدح سرائی غیر مقلد علماء کے قلم سے
- مرد وعورت کی نماز میں فرق اور علماء غیر مقلدین
- امام المسلمین وجلیل القدر محدث ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ
- بعض علماء احناف کے تفردات کا اصولی جواب
- مسئلہ قرأت خلف الامام کی تفہیم حضرت نانوتویؒ سے

انتظامیہ خانقاہ طفیلیہ کا صحافت میں ایک اور قدم

عوامی، اصلاحی، دینی مجلّہ

الطفیل

ہدیہ فی شمارہ -/20 روپے　　سالانہ -/300 روپے

مجلس تحفظ حرمت آل رسول ﷺ

0321-6682581 0345-8484283

بسم اللہ پبلیکیشنز

041-2604175
0300-7610220

معیاری خس خس بازار سے بارعایت دستیاب ہے

t.me/pasbanehaq1

pasbanehaq

Love for ALLAH

عبدالغفور اینڈ کمپنی

ریل بازار والے

کنڈا چھکہ، سیف الماری، فٹنگ ائیر کولر میٹریل اینڈ پینٹ سٹور

212 لوہا بازار مارکیٹ، ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

PH: 041-2637059

عبدالغفور

0321-7220048

تحفظ خدمت آل رسول کا ترجمان

مجلہ

پیغامِ حق

فیصل آباد

مُدیر

مولانا **شاہد معاویہ**

بفیضان

بر اسوہ مفتی بمحت
مولانا **سید طفیل احمد شاہ** گیلانی
تلمیذ رشید شیخ سید حسین احمد مدنی گوجرہ

بیاد

امام اہل السنۃ فاتح غیر مقلدین ترجمان احناف
حضرت مولانا
محمد امین صفدر اوکاڑوی

زیر نگرانی

حضرت مولانا
منیر احمد منور مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا

مدیر منتظم حافظ عبدالغفار انور

معاونان حافظ فریاد مغل قصوری

مجلس مشاورت

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب مدظلہ	حضرت مولانا اسد اللہ صاحب مدظلہ
مولانا قاری محمد طاہر رحیمی صاحب مدظلہ	حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ
حضرت مولانا محمد ممتاز صاحب مدظلہ	حضرت مولانا محمد نعمان صاحب مدظلہ
حضرت مولانا محمد ندیم صاحب مدظلہ	مولانا قاری محمد سعید صاحب مدظلہ
شمائل محمد کاشف رشید	محمد طیب الرحمٰن ○ محمد جنید اصغر

t.me/pasbanehaq1
pasbanehaq

شمارہ نمبر 11
جمادی الاول ۱۴۳۴ھ
مطابق مارچ 2013ء

قیمت فی شمارہ
20 روپے

سالانہ 300 روپے
بعد اک خرچ

خط و کتابت، ترسیل زر اور منگوانے کیلئے رابطہ

بسم اللہ پبلیکیشنز • گلی نمبر 8 [illegible] فیصل آباد
041-2604175
0300-7610220

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	کلمہ حق..... علماء احناف (جماعت دیوبند) مجسمۂ ادب ہیں	3
2	انسانی اعضاء کا رئیس دل ہے	6
3	مسلکی حمایت میں دوہرا معیار	9
4	تبلیغی جماعت کے کام کی مدح سرائی	10
5	مرد وعورت کی نماز میں فرق ...... اور ...... علمائے غیر مقلدین	17
6	مسئلہ قراءت خلف الامام	19
7	بعض علمائے احناف کے تفردات کا اصولی جواب	23
8	ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ	27
	مسئلہ قراۃ خلف الامام کی تفہیم حضرت نانوتوی رحمہ اللہ سے	29

t.me/pasbanehaq1
pasbanehaq
03117284888
Love for ALLAH

سفر آخرت

گذشتہ دنوں کراچی میں مفتی عبدالمجید دینپوری رحمہ اللہ مفتی محمد صالح رحمہ اللہ اور ایک طالب علم کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ اور لاہور میں مولانا ضیاء القاسمی رحمہ اللہ کے بھائی حضرت مولانا قاری عبدالحئی عابد رحمہ اللہ اور گوجرہ میں خادم احناف مولانا شاہد معاویہ مدظلہ کے چچا جان شیخ محمد یوسف چند دن پہلے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام قارئین سے گزارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں ان حضرات کی بلندی درجات کے لئے اور علماء مساجد ومدارس دینیہ کے تحفظ کے لئے ضرور دعا کریں۔ (ادارہ)

علماء احناف (جماعت دیوبند) مجسمہ ادب ہیں

مشہور اہلحدیث (باصطلاح جدید) عالم مولانا اسحٰق بھٹی صاحب

تعارف:

مولانا ابوبکر قدوسی صاحب لکھتے ہیں:

۱۔ بھٹی صاحب ایک خاص فقہی مسلک کے حامل ہیں جسے اہل حدیث مسلک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (از طرف ناشر نقوش عظمت رفتہ ص ۶)

۲۔ بھٹی صاحب خود بھی صاحب بصیرت عالم دین ہیں۔ (از طرف ناشر نقوش عظمت رفتہ ص ۴)

۳۔ بھٹی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے جس شخصیت کے بارے میں لکھا ہے اس کی زندگی کے تمام گوشوں کو منقح کر دیا ہے اور وہ شخصیت مجسم شکل میں قاری کے سامنے آجاتی ہے۔ (از طرف ناشر نقوش عظمت رفتہ ص ۶)

۴۔ سرور عاصم صاحب لکھتے ہیں: مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ صاحب بصیرت عالم ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں خوبصورت طرز نگارش و ذہن رسا اور مضبوط حافظہ سے خوب خوب نوازا ہے۔ (عرض ناشر کاروان سلف ص ۱۰)

۵۔ اس سے قبل بھی وہ سوانح نگاری کی انگشتری میں ''نقوش عظمت رفتہ'' اور ''بزم ارجمنداں'' کے دو بصورت نگینے جڑ چکے ہیں۔

۶۔ محمد خالد سیف صاحب لکھتے ہیں: ہمارے فاضل اور بزرگ دوست مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ (مقدمہ ارمغان حدیث ص ۸)

۷۔ مولانا محمد اسحٰق بھٹی ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور اور ماہنامہ ''المعارف'' لاہور کے سابق مدیر دبیر و ادارہ ثقافت اسلامیہ کے سابق ریسرچ سکالر اور بہت سی کتب کے مصنف و مترجم ہیں۔ (مقدمہ ارمغان حدیث ص ۸)

۸۔ خاکہ نگاری میں اس قدر دسترس حاصل ہے کہ قاری اپنے آپ کو ان شخصیات

کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے ہوئے محسوس کرتا ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ان شخصیات کو اپنے سامنے بولتے ہوئے دیکھتا ہے، جن کے خاکے ان کے قلم معجز رقم نے ترتیب دیئے ہیں۔ (مقدمہ ارمغان حدیث ص ۸)

۹۔ احمد شاکر صاحب لکھتے ہیں: ماضی کو یاد رکھنا اور اس کا ذکر کرتے رہنا اسلاف کی محبت کا وہ فیض ہے جس کے عام کرنے سے فکر نکھرتی و نسلیں سنورتیں اور جماعتیں تشکیل پاتی ہیں، فیضانِ محبت کو عام کرنے کے اس بے پایاں جذبے سے ہمارے مخدوم و محترم مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ بہرہ ور ہیں۔

(نگاہِ اولین برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت ص ۶)

(۱۰) برصغیر میں علم فقہ سے لے کر برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت تک یہ سب اسی فیضانِ محبت عام کرنے ہی کی مختلف شکلیں ہیں۔

(نگاہِ اولین برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت ص ۶)

(۱۱) مولانا نے شب و روز کی محنت شاقہ اور تصحیح و نظر ثانی کی ان تھک محنت فرما کر جماعت اہل حدیث پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

(نگاہِ اولین برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت ص ۶)

(۱۲) ارشاد الحق اثری صاحب لکھتے ہیں: ہمارے فاضل بزرگ جناب مولانا اسحٰق بھٹی۔ (مقالات ج ۱ ص ۳۰۰)

(۱۳) محمد طیب بھٹوی صاحب لکھتے ہیں، شیخ مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب۔ (سہ ماہی الکرم خاص شمارہ عبدالمنان نور پوری ص ۱۴۳)

(۱۴) حکیم مدثر محمد خاں لکھتے ہیں مؤرخ اہلحدیث اور اپنے مربی و محسن مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ۔ (سہ ماہی الکرم خاص شمارہ ص ۲۳۷)

(۱۵) مولانا اسحٰق بھٹی صاحب اپنا تعارف کرواتے ہوئے خود لکھتے ہیں۔

''ہم اہل حدیث ٹھہرے، کسی نہ کسی طرح جب تک اپنی بات نہ کر لیں ہمیں صبر نہیں آتا۔ (میں نے) پوچھا یہاں کوئی اہل حدیث کا گھر بھی ہے،

ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
فیس بک: Love for ALLAH

جنہیں وہابی کہا جاتا ہے...... کہا: نہیں۔'' (نقوش عظمت رفتہ ص ۳۶۷)

لکھتے ہیں:

یہ علمائے احناف کی خصوصیت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور بڑوں کے حضور مؤدب ہوکر بیٹھتے اور خاموشی سے کامل احترام کے ساتھ نظریں نیچے کر کے ان کی بات سنتے ہیں اور حضرت حضرت کہتے ہوئے ان کی زبان خشک ہو جاتی ہے، پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ احترام کے تقاضے پورے نہیں ہوئے۔ ان کے مقابلے میں جماعت اہل حدیث کے علمائے عظام کو لیجئے، یہاں ہر شخص مقام اجتہاد پر فائز ہے اور ہر چھوٹا بڑے کے مقابلے میں تلوار لئے کھڑا ہے زبان سے بھی للکار رہا ہے اور قلم کے نام بھی فرمان شاہی جاری کر رکھا ہے کہ ''چل میرے خامہ بسم اللہ'' اس گستاخی کا نام ہم نے کلمہ حق رکھا ہے۔ جن بزرگوں سے فیض حاصل کیا اور جن کی توجہ سے کچھ پڑھنے کے لائق ہوئے، انہی کی مخالفت کو اپنا فرض ٹھہرا لیا۔ (نقوش عظمت رفتہ ص ۳۵۴ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور)

مذکورہ بالا غیر مقلد عالم کے بیان سے معلوم ہوا کہ

(۱) علماء احناف کی خصوصیات میں سے ہے کہ اپنے بڑوں کا احترام کرتے ہیں۔

(۲) علماء احناف کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے بڑوں کی مجلس میں مؤدب ہوکر بیٹھتے اور خاموشی سے کامل احترام کے ساتھ نظریں نیچی کر کے اُن کی بات سنتے ہیں۔

(۳) علماء احناف اپنے بڑوں کو حضرت حضرت کے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں، بھلا اُن کی زبان یہ کہتے ہوئے خشک ہی کیوں نہ ہو جائے، پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ احترام کے تقاضے پورے نہیں ہوئے۔

(۴) جماعت اہلحدیث کے علماء میں ان کے مقابل یہ خصوصیات نہیں پائی جاتیں۔

(۵) جماعت اہلحدیث کا ہر عالم اپنے آپ کو مجتہد سمجھتا ہے۔

(۶) جماعت اہلحدیث کا ہر چھوٹا بڑے کی گستاخی کر کے اس کو کلمہ حق کا نام دیتا ہے۔

(۷) جماعت اہلحدیث کے علماء کو چاہئے کہ جن بزرگوں سے فیض حاصل کیا ہو اور جن کی توجہ سے پڑھنے لکھنے کے لائق ہوئے ہوں ان کی مخالفت سے پرہیز کریں۔

فقہ الحدیث | مولانا شاہد معاویہ صاحب فیصل آبادی

انسانی اعضاء کا رئیس دل ہے

سند حدیث:

قال: و کتب الی صالح بن ابی دمیح. اخبرنا خلف بن شاذان، اخبرنا عمی عن ابی حمزة السکری عن **ابی حنیفة** عن الحسن بن عبیدالله عن الشعبی.

متن حدیث:

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إن فی الانسان مضغة إذا صلحت. صلح بها سائر الجسد واذا سقمت سقم بها سائر الجسد ألا وهی القلب

(مسند ابی حنیفہ للحارثی ص ۲۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH
پاسبان حق

ترجمۃ الحدیث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو اس کی وجہ سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کے سبب سارا بدن بیمار ہوتا ہے اور خبر دار رہو۔ وہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔

تخریج الحدیث:

یہ روایت الفاظ کے اختلاف کے ساتھ

(۱) مسند امام احمد ج ۴، ص ۲۷۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۳) صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۴) سنن ابن ماجہ ص ۲۸۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۵) سنن دارمی ج ۲ ص ۳۱۹ قدیمی کتب خانہ

(۶) سنن کبریٰ بیہقی ج ۵ ص ۲۶۴ تالیفات اشرفیہ

فقہ الحدیث:

(۱) اس حدیث پاک میں انسانی جسم کے اس ٹکڑے کی اہمیت بیان کی گئی ہے جسے دل کہا جاتا ہے۔

(۲) حدیث پاک میں دل سے کیا مراد ہے اس بارے میں فقیہ عظیم مولانا منظور احمد نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں قلب سے مراد انسان کا وہ باطنی حاسہ ہے جس کا رجحان خیر یا شر کی طرف ہوتا ہے۔ اس کو مضغۃ (گوشت کا ٹکڑا) اس لئے کہا گیا ہے کہ انسان کے سینہ میں بائیں جانب صنوبری شکل کا جو ایک خاص عضو اور مضغۃ لحم ہے جس کو قلب اور دل کہا جاتا ہے وہ اس باطنی حاسہ کا خاص محل اور گویا اس کا تخت ہے۔ (معارف الحدیث ج ۷ ص ۹۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

(۳) جب وہ ٹکڑا (یعنی دل) بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے سبب سارا بدن بیمار ہو جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انکار، شک اور کفر کی وجہ سے اس پر ظلمت طاری ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجے میں ارتکاب گناہ اور معصیت کی وجہ سے پورا جسم بگڑ جاتا ہے۔

(۴) مذکورہ حدیث کے بعض طرق کے ابتدا میں مشتبہ اور حرام چیزوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ بات اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ بدن کی بھلائی حلال غذا پر موقوف ہے کیونکہ حلال غذا سے دل کو صفائی حاصل ہوتی ہے اور دل کی صفائی سے تمام بدن اچھی حالت میں رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر ہر عضو سے اچھے اعمال ہی صادر ہوتے ہیں اور تمام اعضاء کا برائی کی طرف میلان ختم ہو جاتا ہے۔

(۵) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ دل کا بگاڑ باقی سارے اعضاء پر اثر انداز کیسے ہوتا ہے اس کی وجہ محدث حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ جب دل اللہ کے ذکر سے خالی ہوتا ہے تو نفس کی گرمی اور شہوت کی آگ سے خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور (اس کی وجہ سے) سارے اعضاء سخت ہو جاتے ہیں۔ اطاعت سے رُک جاتے ہیں اگر ان اعضاء کو کھینچو تو ٹوٹ جائیں گے جیسا کہ خشک لکڑی جھکانے سے نہیں جھکتی صرف کاٹ کر جلا دینے کے کام کی رہ جاتی ہے۔ (فضائل ذکر ص ۲۷)

(۶) اس حدیث پاک کو سمجھاتے ہوئے حضرت اقدس سید طفیل احمد شاہ گیلانی صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے انسانی وجود کے بگاڑ و سدھار کا دارومدار اس کے قلب کے حال پر ہے جو تمام اعضاء کا رئیس ہے۔ اس لئے دل کی حفاظت ونگرانی کی تنبیہ کی گئی ہے اور فرمایا یہ حضرات صوفیاء کرام کی بڑی دلیل ہے جو دل کی اصلاح کی طرف اور دل سے ذکر کرنے کی طرف بڑا زور لگاتے ہیں۔

(۷) برکۃ العصر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ دل کو بگاڑنے والے اعمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ایک حدیث میں آیا ہے کہ چار چیزیں آدمی کے دل کو برباد کر دیتی ہیں۔''

(۱) احمقوں سے مقابلہ (۲) گناہوں کی کثرت (۳) عورتوں کے ساتھ کثرت اختلاط (۴) اور مردہ لوگوں کے پاس کثرت سے بیٹھنا۔

کسی نے پوچھا مردوں سے کیا مراد ہے فرمایا ہر وہ مالدار جس کے اندر مال نے اکڑ پیدا کر دی ہو۔ (فضائل ذکر ص ۸۷)

(۸) شارح مشکوٰۃ علامہ نواب قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث علم و مسائل کے بڑے وسیع خزانے کی حامل ہے نیز جن حدیثوں پر اسلامی شرائع واحکام کا مدار ہے وہ تین ہیں ایک تو انما الاعمال بالنیات دوسری من حسن سلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور تیسری یہی حدیث ہے الحلال بین الخ''

(مذکورہ بالا حدیث کے تمام طرق کا متن) (مظاہر حق جدید ج ۳ ص ۳۶)

pasbanehaq 03117284888 Love for ALLAH

مسلکی حمایت میں دوہرا معیار

انتخاب: عبدالرحمن

(۱) معروف غیر مقلد عالم زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

''یہ کلام کئی وجہ سے قابل سماعت نہیں ہے، چوتھی وجہ کے تحت لکھا: یقال کا فاعل نا معلوم ہے۔ (مقالات علی زئی ج ۱ ص ۴۷۶)

(۲) علی زئی صاحب ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں: ''عرض ہے کہ منسوب کرنے والے کا کوئی اتا پتا نہیں۔ لہٰذا یہ مجہول کی جرح ہے اور مردود ہے۔ (الحدیث ۸۴ ص ۳۰)

(۳) علی زئی صاحب نے ایک اور جگہ لکھا: ''یہ جرح کئی لحاظ سے مردود ہے۔ (ب) کے تحت لکھا عندھم ''یعنی ان (نا معلوم لوگوں) کے نزدیک لیس بالمتین ہونا اس لئے بھی مردود ہے کہ نا معلوم لوگ کون ہیں؟ ظاہر ہے کہ مجہول کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (توضیح الاحکام ج ۱ ص ۵۵۲)

t.me/pasbanehaq1

(۴) نعیم بن حماد پر ہونیوالی ایک جرح کا جواب دیتے ہوئے لکھا: ''اس قول کے باطل و ساقط ہونے کی تیسری دلیل جارح کا مجہول ہونا ہے جس شخص کا اتا پتا معلوم نہیں اس کی جرح کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ (مقالات علی زئی ج ۱ ص ۴۵۳)

(۵) مکحول شامی پر ہونے والی جرح کی تردید کرتے ہوئے علی زئی صاحب نے لکھا: ''یہ جرح دو وجہ سے مردود و باطل ہے۔ اول اس کا جارح (غیرہ من اہل العلم) مجہول ہے۔ مجہول کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ (الحدیث ش ۹۷، ص ۴۱)

دوسری طرف جب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی مشہور حدیث پر ''نا معلوم'' جارح کی جرح کی باری آئی تو یہی زبیر علی زئی صاحب بڑے طنطنے سے لکھتے ہیں:

''رہا ثوری کی روایت کو وہم قرار دیا جانا تو نور العینین (ص ۱۳۱) دوبارہ پڑھ لیں۔ امام ابو حاتم الرازی نے فرمایا: ھذا خطاء یقال: وھم الثوری خطا ہے کہا جاتا ہے کہ ثوری کو وہم ہوا ہے (علل الحدیث ۹۶ ح ۲۵۸) معلوم ہوا کہ بعض علماء کی طرف نسبت بالکل صحیح ہے اور جھوٹ قطعاً نہیں ہے۔ (الحدیث شمارہ ۸۰ ص ۲۰، ۲۱)

تبلیغی جماعت کے کام کی مدح سرائی

غیر مقلد علماء کے قلم سے — مفتی رب نواز دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

مولانا محمد الیاس بانی امیر تبلیغی جماعت:

عبید الرحمٰن محمدی غیر مقلد، مذکورہ بالاعنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

''مولانا محمد الیاس کاندھلوی ۱۳۰۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۹۴۴ء میں فوت ہوئے۔ یہ تبلیغی جماعت کے بانی امیر تھے ان کی قبر بستی نظام الدین دہلی ہندوستان میں ہے۔ انہوں نے دعوت وتبلیغ کے محدود سلسلے کو ناکافی سمجھا اور عام لوگوں تک اپنی دعوت پہنچانے کے لئے تبلیغی جماعتوں کی شکل میں قافلے نکالنے کا آغاز کیا۔ شروع میں یہ نہایت مختصر سلسلہ تھا جواب پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔'' (تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ ص ۱۳)

عطاء اللہ ڈیروی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''دیو بندی جماعت میں نصف صدی پہلے ایک جماعت تبلیغ کے نام سے بنی ہے اس جماعت کے بانی صوفی الیاس صاحب ہیں جن کی ولادت ۱۳۰۳ھ اور وفات ۱۳۶۴ھ میں ہوئی۔ تبلیغ کا حکم ان کو خواب میں ملا۔ ملفوظات الیاس، ملفوظ ۵۰۔'' (عقیدہ صوفیت ص ۲۰)

تبلیغی جماعت کے عقائد:

غیر مقلدین کے ''پیر'' مولانا محب اللہ شاہ راشدی صاحب فرماتے ہیں:

''اس وقت تبلیغی جماعت پاکستان کے علاوہ فارین کنٹریز یورپ، امریکہ، افریقہ وغیرہ ممالک میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہی ہے اوران کی بے لوث خدمات اور اخلاص کی وجہ سے ہزاروں مسلمان صحیح طور (پر) مسلمان ہو

چکے ہیں اور مختلف ممالک کے لئے مسلمانوں کی جماعتیں ہمارے پاکستان میں آتی ہیں جن کو آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ عقیدۃً اور عملاً مسلمان ہو گئے ہیں۔" (مقالات راشدیہ ج ۱ ص ۱۵۵)

راشدی صاحب اعتراف کر رہے ہیں کہ جماعت میں جانے والوں کے نہ صرف عقائد درست ہو جاتے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی وہ صحیح معنیٰ میں مسلمان ہو جاتے ہیں والحمدللہ۔

جماعت کا مشن اور منشور:

ڈاکٹر محمد سلیم صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"دین برحق کی نشر و اشاعت ہر مسلمان پر بقدر استطاعت لازم ہے اس کے لئے لوگ انفرادی طور پر بھی اور جماعتوں کی صورت میں بھی کوششیں کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں، انہی جماعتوں میں ایک "تبلیغی جماعت" ہے جو پچھلے کم و بیش ۸۰ سال سے دعوت و تبلیغ کے کام میں مصروف ہے اور جس کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کے بانی مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ تھے جو ۱۹۴۴ میں فوت ہوئے۔" (تبلیغی جماعت کی علمی و عملی کمزوریاں ص ۱۲)

جماعت کا اصل مشن جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے آگاہ کیا دین برحق کی نشر و اشاعت ہے جس کی جزئیات بہت سی ہیں مثلاً محمد قاسم خواجہ صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اس میں شک نہیں یہ لوگ کلمہ صحیح کراتے ہیں یا نماز کے لئے بلاتے ہیں" (تبلیغی جماعت اپنے نصاب کے آئینہ میں ص ۹)

شکیل احمد میرٹھی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کے نام سے اس وقت برصغیر میں جو کام ہو رہا ہے اس سے ہم سب ہی آشنا ہیں اس جماعت کا مرکز اگرچہ نظام الدین دہلی میں ہے مگر اس

جماعت کے لوگ قریہ قریہ، شہر شہر پھر کر لوگوں کو نماز و روزہ اور کلمہ کی تلقین کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو لگن اور محنت یہ لوگ کر رہے ہیں قابل قدر ہے مگر ....''
(تبلیغی جماعت کا نصاب ص ۶ دوسرا نسخہ ص ۸)

محمد اسحاق بھٹی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''ان سطور کا راقم ہر مسلمان اور اسلام کی تبلیغ کرنے والی ہر جماعت کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والوں کی بھی تکریم کرتا ہے یہ لوگ بوریا بستر کندھوں پر اٹھائے، ہاتھ میں لوٹا مصلیٰ پکڑے اور لوٹے کی ٹونٹیوں کے ساتھ مسواکیں باندھے شہر شہر، گاؤں گاؤں اور گلی گلی گھومتے اور لوگوں کو ان کے گھر جا کر انہیں کلمہ پڑھاتے ہیں راتیں مسجدوں میں گزارتے ہیں اپنا کھاتے اور اپنا پیتے ہیں کسی پر بوجھ نہیں بنتے، یہ اچھے لوگ ہیں۔'' (کاروان سلف ص ۴۶۳)

غیر مقلدین کے رسالہ ''الاعتصام'' میں لکھا ہے:

''کسی نے ایک دفعہ تبلیغی جماعت کے متعلق پوچھا تو جواب میں فرمایا ان کی کمزوریوں اور غلطیوں سے قطع نظر اس دنیا داری اور نفسانفسی کے دور میں ان کو غنیمت سمجھتا ہوں جو اصلاح نفس اور دنیا سے بے رغبتی کی دعوت کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں۔'' (الاعتصام اشاعت خاص، بیاد عطاء اللہ حنیف ص ۵۱۵)

سائل کا سوال غیر مقلدین کے ''شیخ الاسلام'' عطاء اللہ حنیف بھوجیانی سے ہوا مذکورہ جواب بھوجیانی صاحب کا بیان فرمودہ ہے۔

انقلاب ہی انقلاب:

غیر مقلدین کے مستند عالم محب اللہ شاہ راشدی صاحب جماعت میں وقت لگانے والوں کے متعلق فرماتے ہیں:

''وہ عقیدۃً اور عملاً مسلمان ہو گئے ہیں اور گو اس سے پیشتر انہوں نے کبھی اپنی پیشانی اللہ کے حضور زمین پر نہیں رکھی تھی لیکن اب وہ پکے نمازی بن

گئے ہیں اور اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح اور سب مسلمان پڑھتے ہیں تبلیغی جماعت کے کسی اجتماع میں فوٹو گرافر کی شکل بھی دیکھنے میں نہیں آتی اور نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں مسلمان صحیح طور پر نمازی بن رہے ہیں اور بحمد اللہ جماعت میں روز بروز ترقی ہوتی رہتی ہے۔'' (مقالات راشدیہ ج ا ص ۱۵۵)

عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد تبلیغی جماعت کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس جماعت میں شامل ہونے کے سبب بے قاعدہ نمازی باقاعدہ نمازی بن گئے اور بہت سے کلین شیو افراد نے داڑھی رکھ لی اور بہت سے برے اعمال کو ترک کر دیا۔'' (تجزیہ اور تعاقب ص ۲۱)

ڈیروی صاحب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

''جماعت تبلیغ نے نصف صدی میں کئی لاکھ لوگ مسلمان کر لئے۔''

(عقیدہ صوفیت ص ۳۵)

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

محمد طارق خان غیر مقلد لکھتے ہیں:

''یقیناً ایسا ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ متعدد اخلاقی برائیوں کو ترک کر دیتے ہیں اور نماز روزہ کے پابند ہو جاتے ہیں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور ٹوپی اور تسبیح پکڑ لیتے ہیں اسی وجہ سے عوام الناس کی اکثریت تبلیغی جماعت سے بہت جلد متاثر ہو جاتی ہے۔'' (تبلیغی جماعت قرآن وحدیث کی کسوٹی پر ص ۲۲۷)

جماعت کی نیک نیتی اور خلوص:

طالب الرحمٰن صاحب غیر مقلد کی کتاب ''تبلیغی جماعت کا اسلام'' کا مقدمہ لکھنے والے غیر مقلد تحریر کرتے ہیں:

''جس خلوص اور محنت کے ساتھ تبلیغی جماعت اس تبلیغی محنت کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہے ان کی اس محنت اور خلوص میں شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی لیکن ......'' (ص ۸)

عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کی ظاہری چلت پھرت، قربانیوں اور اخلاص کو دیکھ کر جو سادہ لوح مسلمان اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں یا ہو چکے ہیں ان سے نہایت مخلصانہ گزارش ہے کہ ...." (تجزیہ اور تعاقب ص ۱۰۵)

محمد طارق خان غیر مقلد لکھتے ہیں:

"عزیز تبلیغی بھائیو! ہمیں یقین ہے کہ آپ نے تبلیغی جماعت کو قطعی نیک اور حسن ظن کی بنیاد پر گلے لگایا ہے آپ کے پر خلوص جذبات اور احساسات کا ہمیں بخوبی اندازہ ہے، آپ نے یقیناً تبلیغی جماعت کو ایک عظیم اور غیر متعصب جماعت اور تحریک سمجھ کر اختیار کیا ہے ہمارے نزدیک آپ کے جذبات قابل قدر اور تقاضۂ ایمان کے عین مطابق ہیں لیکن ...."

(تبلیغی جماعت قرآن وحدیث کی کسوٹی پر ص ۲۲۷)

پاسبان حق @ یاھو ڈاٹ کام
t.me/pasbanehaq1

جماعت کا ایثار اور قربانی:

عطاء اللہ ڈیروی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کی محنت میں لگ کر لوگ اپنی دنیاوی امور و معاملات کی بے لوث قربانی دے رہے ہیں۔" (تجزیہ اور تعاقب ص ۱۰۵)

ہمارے سامنے اس وقت ایک اور کتاب رکھی ہے جس کا نام "تبلیغی جماعت" عقائد و افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں" ہے اس کے ٹائٹل پر "از افادات مولانا عطاء اللہ ڈیروی از قلم ابو الوفا محمد طارق خاں" لکھا ہے۔

یہ دونوں صاحبان غیر مقلد ہیں مگر اس کے باوجود لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کے عام کارکنان کے بارے میں ہم یہ اعتراف کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ اس جماعت کے لئے ان کا اخلاص اور قربانیاں بے مثال ہیں وہ اپنے اوقات، اپنی محنت اور اپنا سرمایہ جس طرح بے دریغ اس جماعت کی ترویج و ترقی میں خرچ کرتے ہیں وہ قابل تعریف ہے لیکن " (ص ۵۹)

جماعت کے مثالی اخلاق:

محمد قاسم خواجہ صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''کئی بھلے مانس تبلیغی جماعت والوں کے فقط اخلاق سے متاثر ہو کر ان میں شامل ہو جاتے ہیں۔'' (تبلیغی جماعت اپنے نصاب کے آئینہ میں ص ۱۸۷)

غیر مقلدین کی کتاب ''ارمغانِ حنیف'' میں لکھا ہے:

''حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہ کاندھلوی ثم دہلوی کی تبلیغی تحریک کے علاوہ باقی دعاۃ و مبلغین کا بالعموم حال ''مصیطر'' ہو کر رہ گیا ہے حالانکہ قرآن نے تذکیر، تبلیغ، دعوت اور ایسے لفظ استعمال کئے ہیں جو بذات خود نرم روی، اسلوب و بیان کی شیرینی اور الفاظ کے انتخاب میں احتیاط کا تقاضا کرتے ہیں۔'' (ص ۸۵)

مصیطر کا معنی ''داروغہ'' ہے مطلب زبردستی منوانے والا ہے حاصل یہ ہے کہ تبلیغ والے نرمی، میٹھے بولوں اور احسن کلمات کے ساتھ لوگوں کو سمجھاتے ہیں تندخوئی، بدکلامی اور زبردستی نہیں کرتے۔''

عبید الرحمن محمدی صاحب غیر مقلد تبلیغی جماعت کے متعلق لکھتے ہیں:

''مجھے بستر اٹھا کر اپنا اپنا خرچ کرنے والے بھائی حرام خور نظر نہیں آتے البتہ ...'' (تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ ص ۱۶۴)

جماعت میں روز بروز اضافہ اور پوری دنیا میں پھیلاؤ:

محمد قاسم خواجہ صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''جوں جوں تبلیغی جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔''

(تبلیغی جماعت اپنے نصاب کے آئینہ میں ص ۱۶۹)

محب اللہ شاہ راشدی صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں:

''بحمد للہ جماعت میں روز بروز ترقی ہوتی رہتی ہے۔''

(مقالاتِ راشدیہ ج ۱ ص ۱۵۵)

عبید الرحمٰن محمدی صاحب غیر مقلد تبلیغی کام کے متعلق لکھتے ہیں:

''اب پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔'' (تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ ص ۱۴)

عطاء اللہ ڈیروی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''یہ جماعتیں بلا استثناء ہر علاقے میں باقاعدگی سے روانہ کی جاتی ہیں بلکہ خاص طور پر بڑے بڑے شہروں کی مساجد میں اہتمام کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔''

(تجزیہ اور تعاقب ص ۲۷)

ڈیروی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''تبلیغی جماعت کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ '' (تجزیہ اور تعاقب ص ۳۵)

ڈیروی صاحب ہی لکھتے ہیں:

''واقعی نصف صدی میں اس تنظیم (تبلیغی جماعت، ناقل) یا تحریک کا اتنا پھلنا پھولنا اس میں اتنی بھیڑ کا جمع ہو جانا اس لئے ہے کہ '' (عقیدہ صوفیت ص ۱۰۳)

پاسبانِ حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

محمد طارق خان صاحب غیر مقلد نماز کے بعد تبلیغیوں کے کئے جانے والے ''اعلان'' کے متعلق لکھتے ہیں:

''اسی سے ملتا جلتا ایک دوسرا اعلان ہر روز ہماری مساجد بلکہ شاید پوری دنیا کی مساجد سے روزانہ نشر ہو رہا ہے۔'' (تبلیغی جماعت قرآن وحدیث کی کسوٹی پر ص ۱۰۸)

طارق صاحب اپنی اسی کتاب میں یہ بھی لکھتے ہیں:

''تبلیغی جماعت دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں پھیل گئی۔'' (ص ۱۹۵)

دیگر حوالے اگلے شمارہ میں ان شاء اللہ

تحقیق نامہ

مرد و عورت کی نماز میں فرق اور علمائے غیر مقلدین

(مدیر پیغام حق کے قلم سے)

سوال: مولانا صاحب ایک غیر مقلد سے گفتگو ہوئی کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرنا بہتر نہیں تو اُس نے کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے مولانا صاحب پوچھنا یہ ہے کہ کیا کسی غیر مقلد عالم نے قبلے کی طرف پاؤں نہ کرنے کا فتویٰ دیا ہے؟ تو اس کا حوالہ تحریر فرمادیں تاکہ میں اُس کو بتا سکوں۔ (افتخار احمد بھٹی فیروز والا)

جواب: آپ نے جس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا ہے اس کا جواب پیش خدمت ہے۔
مشہور غیر مقلد عالم حافظ زبیر علی زئی سے سوال ہوا کہ کیا قبلے کی طرف پاؤں کر کے سونا یا قبلے کی طرف پاؤں کر کے بیٹھنا منع ہے؟

الجواب: اس کی ممانعت کسی حدیث سے ثابت نہیں، مگر عرف عام میں یہ معیوب سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے قبلہ کی طرف پاؤں نہ کئے جائیں۔ جائز امور میں عرف عام کا خیال رکھنا مستحسن امر ہے۔ (لولا حدثان قومك لهدمت الكعبة) وغیرہ احادیث اس کی دلیل ہیں۔ غالباً اسی عرف عام کی وجہ سے بعض علماء نے اس فعل کو مکروہ قرار دیا ہے۔
دیکھئے نفع المفتی والسائل لعبد الحئی اللکھنوی (ص ۵۸) فتاویٰ سراجیہ (ص ۷۲) اور رد المحتار (ص ۳۳۸، ۳۳۹) وغیرہ۔ (فتاویٰ علمیہ ج ۲ ص ۵۰ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

سوال: مولانا صاحب! میں نے آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا کوئی اہلحدیث عالم مرد و عورت کے طریقہ نماز میں فرق کا قائل ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو حوالہ تحریر فرمادیں۔
(سائل۔ محمد جنید اصغر۔ محمد وسیم مجاہد)

جواب: آپ نے جس مسئلہ کے بارہ میں حوالہ دریافت کیا ہے اس کے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

(۱) نامور غیر مقلد عالم مولانا داؤد غزنوی صاحب کے والد مولانا عبدالجبار غزنوی صاحب سے پوچھا گیا عورتوں کو نماز میں انضمام کرنا چاہیے یا نہ؟

الجواب: وهو الموفق للصواب ...... ابو داؤد اپنے مراسیل میں اور بیہقی سنن کبریٰ میں زید بن ابی حبیب سے مرسلاً روایت کرتے ہیں:

''تحقیق رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو سمٹ کر سجدہ کرو کیونکہ عورت اس فعل میں آدمی کی طرح پر نہیں ہے اور بیہقی نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملالے اس میں زیادہ پردہ ہے۔''

اور اسی پر تعامل اہل سنت مذاہب اربعہ وغیرہ سے چلا آیا ہے۔ اس (مذاہب اربعہ کی کتب سے چند دلائل دینے) کے بعد فیصلہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

''غرض کہ عورتوں کا انضمام وانخفاض نماز میں احادیث وتعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے اس کا منکر کتب حدیث وتعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔ واللہ اعلم''

(فتاوی غزنویہ ص ۲۸،۲۷ بحوالہ فتاوی علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۴۹ مطبوعہ مکتبہ سعیدیہ خانیوال)

(۲) مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبداللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں:

''لیکن عورت کے متعلق بعض حدیثوں میں استثناء آتی ہے کہ عورت پیٹھ نہ اٹھائے، بلکہ رانوں سے ملالے۔ اگرچہ ان احادیث میں کچھ کلام ہے، لیکن ان کے مؤیدات بھی ہیں اس لئے ان پر عمل ہوسکتا ہے۔''

(فتاوی اہلحدیث ج ا ص ۵۳۴، مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا)

قارئین مجلہ ''پیغامِ حق'' سے گزارش ہے کہ اس مجلہ میں آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ شفقت ہمیں اطلاع فرمادیں تاکہ ہم اپنی غلطی کی اصلاح کرئیں حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

محقق و نظر — مجلس حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ قرأت خلف الامام

حافظ فریاد مغل قصوری

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قراءۃ (مسند احمد بن منیع مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۳۹ ابن ابی شیبہ)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قراءۃ مقتدی کو بس ہے۔''

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فقرأہ الامام لہ قراءۃ (کتاب القراءۃ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قراءۃ ہی مقتدی کی قراءۃ ہے۔''

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا امام ہو تو امام کی قراءۃ ہی اس کی قراءۃ ہے۔ (کتاب القراءۃ)

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قراءۃ ہی اس کی قراءۃ ہے۔'' (کتاب القراءۃ)

عن النواس بن سمعان قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ

t.me/pasbanehaq1 pasbanehaq 03117784888 Love for ALLAH

علیه وسلم صلوٰة الظهر و کان عن یمینی رجل من الانصار فقراء خلف النبی صلی الله علیه وسلم و علی یساری رجل من مزینه یلعب بالحصا فلما قضی صلوته قال من قراء خلفی؟ قال الانصاری: انا یا رسول الله! قال فلا تفعل من کان له امام فان قراءة الامام له قراءة وقال للذی یلعب بالحصا هذا حظك من صلوتك (کتاب القراءة)

''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، میری داہنی طرف ایک انصاری شخص تھے۔ انہوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے قراءۃ کی اور میری بائیں جانب قبیلہ مزینہ کے ایک صاحب تھے جو کنکریوں سے کھیل رہے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میرے پیچھے کس نے قراءۃ کی ہے۔ انصاری نے کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ جو امام کی اقتداء کرے تو امام کی قراءۃ ہی مقتدی کی قراءۃ ہوتی ہے۔ جو صاحب کنکریوں سے کھیل رہے تھے ان سے فرمایا تمہیں نماز سے یہی حصہ ملا۔''

حضرت نواس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کا ذکر فرمایا اور جس حیرت سے نماز میں کنکریوں سے کھیلنے کا ذکر فرمایا کہ یقیناً نماز میں یہ ایک بے جا حرکت تھی اسی انداز میں ظہر یعنی سری نماز میں مقتدی کی قراءۃ کے بارے میں فرمایا جب سری میں قراءۃ معیوب ہے تو جہری میں تو اور زیادہ معیوب ہوگی۔

عن یحیی بن عبدالله بن سالم العمری و یزید بن ابی عیاض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان منکم له امام فائتم به فلا یقرء معه فان قراته له قراة (کتاب القراة)

"یحییٰ اور یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا امام ہو وہ اس کی اقتداء کرے تو مقتدی اس کے ساتھ ہرگز قراءۃ نہ کرے کیونکہ امام کی قراءۃ ہی اس کی قراءۃ ہے۔"

ان تمام احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام کی قراءۃ ہی مقتدی کی طرف سے کافی ہے مقتدی خود قراءۃ نہ کرے اگر یہ بات حضرت محمد ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمائی اور اتنے حضرات نے اس کو روایت فرمایا تو کثرت اسانید کی وجہ سے یہ حدیث کتنی مضبوط ہوگئی اور اگر حضرت پاک ﷺ نے یہ ارشاد بار بار فرمایا اور ہر دفعہ کے فرمان کو ایک ایک نے روایت کر دیا تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے نزدیک یہ مسئلہ کتنا اہم تھا کہ آپ ﷺ نے بار بار اس کی تاکید فرمائی۔ اب سب سامعین تو احادیث رسول اللہ ﷺ بڑے ادب سے سن رہے تھے اور ہمہ تن گوش تھے اور ہر حدیث پر بڑے ادب اور عقیدت سے **سمعنا واطعنا** کہہ رہے تھے کہ ہم نے فرامین رسول ﷺ کو سنا اور مان لیا، لیکن اس کے برعکس لشکریوں کی زبان پر ایک ہی بات آرہی تھی **سمعنا و عصینا** ہم نے یہ احادیث سن تو لیں لیکن ہم مانتے نہیں۔ یہ سب حدیثیں جھوٹی ہیں۔ ان سب کی سندوں میں ایک راوی جابر جعفی ہے اور وہ کذاب تھا میں نے کہا کہ جو حوالہ جات میں نے پیش کئے ان میں سے کسی ایک سند میں بھی جابر جعفی نہیں ہیں۔ پہلی سند، امام محمد، امام ابوحنیفہ، ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ، عبداللہ بن شداد بن الہاد، جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔ دکھاؤ اس میں جابر جعفی کہاں ہیں۔ لشکری خاموش تھے سب کہہ رہے تھے کہ وقت ضائع نہ کرو یا سند میں جابر جعفی دکھاؤ یا حدیث پاک کو صحیح مانو۔

دوسری سند امام محمد، اسرائیل، موسیٰ بن ابی عائشہ اور عبداللہ بن شداد ہے اس میں جابر جعفی کہاں ہے؟ مکمل خاموشی۔

تیسری سند امام احمد بن منیع، اسحاق ارزق، سفیان ثوری اور شریک موسیٰ بن ابی عائشہ، عبداللہ بن شداد ابن الہاد، جابر بن عبداللہ، اس میں جابر جعفی کہاں ہے؟

چوتھی سند امام احمد، اسود بن عامر، حسن بن صالح، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ صحابی۔

پانچویں سند امام ابو بکر بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، حسن بن صالح، ابوالزبیر، جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ۔

اب سب لوگ سندوں کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کسی دوربین یا خوردبین سے ان میں جابر جعفی نظر نہیں آ رہا تھا، لیکن پھر بھی وہ ان احادیث مقدسہ کو مان نہیں رہے تھے۔ آخر ہم نے کہا آپ کے ہاں جابر جعفی بہت بڑا جھوٹا راوی ہے۔ آپ اس کی سند سے بھی کوئی حدیث نہیں دکھا سکتے کہ امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے قراءۃ نہیں ہوتی۔ ایک اور صرف ایک حدیث اس مضمون کی پیش کریں، مگر وہاں موت کی سی خاموشی طاری تھی، لوگ حیران تھے کہ اہل حدیث کہلانے والے نہ ان احادیث کو مانتے ہیں نہ ان کے خلاف کوئی حدیث پیش کرتے ہیں۔ میں نے کہا یہ بات تو آپ بھی مانتے ہیں کہ تراویح میں جب آپ کا امام قرآن ختم کرتا ہے تو تم سب دعا کرتے ہو کہ یا اللہ ہم سب کا قرآن قبول فرما۔

حالانکہ آپ کے مقتدیوں نے تو صرف سورت فاتحہ پڑھی ہے۔ باقی ۱۱۳ سورتیں تو انہوں نے نہیں پڑھیں تو وہ لشکری بولے کہ ۱۱۳ سورتیں امام کی پڑھی ہوئی سب کی طرف سے ہو جاتی ہیں مگر سورت فاتحہ کی پڑھی ہوئی مقتدیوں کی طرف سے نہیں ہوتی، میں نے کہا یہی دونوں باتیں آپ حدیث پاک سے دکھا دیں کہ امام کی پڑھی ہوئی ۱۱۳ سورتیں سب مقتدیوں کی طرف سے ہو جاتی ہیں اور امام کی پڑھی ہوئی فاتحہ مقتدیوں کی طرف سے ادا نہیں ہوتی۔ وہ لشکری اپنے مولویوں سے کہنے لگے کہ یہ دونوں باتیں حدیث میں دکھاؤ، اب وہ خود تو احادیث نہ دکھائے مگر یہی شور مچائے کہ جو حدیثیں اس نے پڑھی ہیں اس کی سب سندوں میں جابر جعفی ہے وہ کذاب ہے ہم جھوٹی احادیث نہیں مانا کرتے، میں نے کہا مولانا ان سندوں میں تو آپ جابر جعفی نہیں دکھا سکے۔ آپ سچی بات لوگوں سے کیوں چھپاتے ہیں کہ دراصل آپ صحیح احادیث بالکل نہیں مانتے جھوٹی احادیث کو ہی مانتے ہیں۔ (تجلیات صفدر ج ۴ ص ۷۹ تا ۸۳)

t.me/pasbanehaq1
pasbanehaq
03117284888
Love for ALLAH

بعض علمائے احناف کے تفردات کا اصولی جواب

مکتوب: شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی ؒ از مولانا محمد صاحب ؒ لائل پوری

محترم المقام زید مجد کم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ باعث سرفرازی ہوا جس پر آپ نے کوئی تاریخ درج نہیں فرمائی یہ تحریر کا بڑا نقص ہے۔

محترما! مولانا محمد صاحب ؒ لائل پوری ہم سب اور ہمارے اسلاف کرام حضرت امام ابو حنیفہ ؒ کے مقلد ہیں۔ اساتذہ کرام کے ہم خوشہ چیں ہیں، اُن کے احسان اور علوم سے استفادہ کرنے والے اور شکر گزار ضرور ہیں مگر تقلید صرف امام ابو حنیفہ ؒ کی کرتے ہیں اور اسی کو علمی روشنی میں ضروری اور باعث نظام اُمت سمجھتے ہیں، ہم دوسرے ائمہ مذاہب کو بھی حق پر سمجھتے ہیں۔

بہر حال ہمارے اکابر فقط امام صاحب کی فقہ کے مقلد ہیں دوسروں کے اقوال کو مرجوح سمجھتے ہیں باطل نہیں کہتے اور نہ اس پر عملدرآمد کرتے ہیں۔

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
وٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کو جو سلسلہ کے بہت بڑے امام اور حضرت شاہ محمد اسمٰعیل صاحب ؒ کے اُستاذ الاستاذ اور جد بزرگوار ہیں امام ابوحنیفہ ؒ کے مقابلہ میں مطاع قرار نہیں دیتے۔ حجۃ اللہ البالغہ کی جلد ثانی میں شاہ صاحب ؒ نے بہت سے مسائل میں خلاف فرمایا ہے ہم اُن پر نہ فتویٰ دیتے ہیں اور نہ عمل کرتے ہیں اور بحمد للہ ہمارے پاس ان مسائل فرعیہ کے جوابات بھی مکمل طور پر موجود ہیں اور اسی طرح پر محقق العصر علامہ ابن ہمام ؒ وغیرہ دوسرے اکابر کے تفردات بھی ہم معمول بہا نہیں قرار دیتے اور یہی مسلک ہم نے اسلاف کرام سے ارج پایا ہے۔

جب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ؒ جو کہ سید الطائفہ اور حضرت شاہ

اسمٰعیل صاحب ؒ کے روحانی اور نسبی بڑے ہیں۔ اُن کے اقوال اور فتاوٰی کے ساتھ ہمارا یہ طرز ہے تو حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب ؒ کے وہ اقوال جو کہ خلاف فقہ حنفی ہوں گے ہمارے نزدیک کس طرح قابلِ عمل ہوں گے۔

اس لئے ایضاح الحق الصریح میں اگر کوئی مسئلہ خلاف فقہ حنفی مذکور ہوتو وہ بھی ہمارے اساتذہ کے نزدیک غیر معمول بہ ہی ہوگا۔ نہ اس پر فتویٰ دیا جائے گا اور نہ اس پر عمل کیا جائے گا۔

پس کتاب مذکور اگر حسب رائے آنجناب حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی نہ ہو جیسا کہ غیر مقلدوں کے تصرفات کو دوسری کتابوں کے متعلق نواب قطب الدین صاحب مرحوم سے حضرت شیخ الہند ؒ نے نقل فرمایا تھا تو کچھ تعجب نہیں ہے اور اگر ان کی ہی ہو تو یقیناً ہمارے اسلاف کرام کے یہاں ان مسائل میں جو کہ فقہ حنفی کے خلاف ہیں غیر معمول بہ ہوگی اس سے شاہ صاحب شہید مرحوم کے احترام میں کوئی خلل نہیں پڑتا جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ؒ کے ان اقوال کے نہ ماننے سے جو کہ حجۃ اللہ البالغہ کے جلد ثانی میں خلاف حنفیہ مذکور ہیں نہ ماننے سے فرق ان کے احترام میں نہیں پڑتا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۳ ص ۶۱ تا ۶۳:)

پاسبانِ حق @ یاھو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

مولانا نجم الدین اصلاحی اس مکتوب کی توضیح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہ والا نامہ غیر معمولی جامعیت، احتیاط اور معقولیت پر مشتمل ہے اور حق یہ ہے کہ نہایت صاف طور پر اعتراف ہے کہ ہم اور ہمارے اسلاف کا مسلک حنفی ہے اگر کسی مسئلہ فرعیہ میں دیگر علماء احناف کی رائے مختلف ہوا کرتی رہی ہو تو ہوتی رہے کیونکہ علماء دیوبند کے پاس بھی ان مسائل فرعیہ کے جوابات مدلل طور پر موجود ہیں جیسا کہ خود راقم الحروف کو مولانا حیدر حسین صاحب مرحوم شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ کی تقریر سننے اور احناف کے مسائل پر دلائل وشواہد معلوم کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس بنا پر چاہے حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ ؒ ہوں یا محقق ابن ہمام ؒ ہوں، علماء دیوبند حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ

کے مقابل دوسروں کی تقلید کو راجح نہیں سمجھتے بہرکیف دلائل ہر بڑے آدمی کے پاس ہیں بحث محض راجح اور مرجوح ہی تک اگر رہے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ ہاں یہ خیال زیادہ تحقیق پر مبنی نہ ہوگا کہ ہر ہر مسئلہ کسی امام کا باعتبار دلائل قوی اور سب سے مضبوط ہو۔

اس والا نامہ میں دو چیزیں ایسی ہیں کہ اُن پر ذرا کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے، ایک تو کتاب ''ایضاح الحق الصریح'' کی تحقیق اور دوسرے مسئلہ احتیاط الظہر کی تعریف ''ایضاح الحق الصریح'' کی نسبت کا وہی حال ہے جو ''تقویۃ الایمان'' کی کیفیت کا ہے یہ دونوں کتابیں محرف ہیں جلد دوم میں تقویۃ الایمان پر لکھا جا چکا ہے۔ اس جلد سوم میں ایضاح الحق الصریح پر کلام کیا جا رہا ہے۔

(۱) مؤلف تاریخ احمدی کی عبارت ذیل مولانا سید جعفر علی مرحوم نقل کرتے ہیں:

''رسالہ ایضاح الحق مولانا (شہید) ممدوح در دہلی تصنیف فرمودہ بودند وبقیہ آں را مولوی سلطان محمد خاں تصنیف کردہ منظم ساختند'' (ذخیرہ کرامت حصہ دوم)

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہے کہ ایضاح الحق پوری خاص مولانا شہید رحمہ اللہ کی تصنیف نہیں ہے بلکہ اس میں خان مذکور بھی شریک ہیں۔

(۲) بقیہ تقویۃ الایمان کی طرح بقیہ ایضاح الحق کے مصنف بھی کوئی اور صاحب ہیں جن کا نام سلطان محمد خاں ہے مگر تعجب ہے کہ مؤلف اثبات التوحیدان کو محمد سلطان علی خاں اور وہ خود اپنے کو محمد سلطان تذکیر الاخوان میں بتاتے ہیں۔ جب ایضاح الحق کا ترجمہ غیر مقلدین کی طرف سے شائع ہوتا ہے تو مترجم اور مصنف دونوں کے نام ظاہر نہیں کئے جاتے لہٰذا اس کتاب میں بھی ضرور تحریف سے کام لیا گیا ہے۔

(۳) صراط مستقیم میں یہ عبارت موجود ہے۔ ''در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کو رائج در تمام اہل اسلام است بہتر وخوب است۔ (ص ۶۹)

ظاہر ہے کہ مذاہب اربعہ سے مولانا شہید کی مراد مذہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ہے جس کی اتباع تمام اہل اسلام میں بصورت تقلید شخصی رائج ہے، لہٰذا حضرت علامہ

شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو بہتر و خوب فرمایا ہے اور حق بھی یہی ہے مگر ایضاح الحق مترجم مسئلہ خامسہ میں اس کے خلاف ائمہ مجتہدین میں سے کسی شخص معین کی تقلید کو بدعت حقیقیہ شمار کیا ہے انصاف کا مقام ہے کہ تقلید شخصی کے بہتر و خوب اور بدعت حقیقیہ ہونے میں کیا نسبت ہے؟

(۴) اسی طرح صراط مستقیم میں نذر و نیاز بلا رسم کی نسبت لکھا ہے۔ ''اصل ایں امر بہتر و خوب موافق حکم شرع شریف است۔ (باب دوم) اسی چیز کو ایضاح الحق میں بدعت حقیقیہ کہا گیا ہے۔''

(۵) صراط مستقیم میں مشہور سلاسل اربعہ کے ذکر و شغل کا طریقہ تفصیل سے لکھا ہے مگر ایضاح الحق میں ان تمام امور کو بدعت سیئہ بتایا گیا ہے۔ اس اندرونی شہادت سے یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ ایضاح الحق الصریح محرف اور مشکوک ہے اور یہ کتاب کسی اور کی لکھی ہوئی ہے نہ کہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی۔

(حاشیہ مکتوب نمبر ۷ ج ۳ ص ۶۱ تا ۶۳)

t.me/pasbanehaq1
pasbanehaq

مسلکی حمایت میں بے اعتدالی............(میاں کاشف رشید)

غیر مقلدین کے مشہور مفتی شیخ الکل فی الکل مولانا ابو البرکات احمد صاحب لکھتے ہیں:

''صحیح بخاری میں آنحضرت کی حدیث ہے کہ تین رکعت کے ساتھ وتر نہ پڑھو، مغرب کے ساتھ مشابہت ہوگی، مغرب کی نماز سے مشابہت کو ختم کرنے کے لئے تشہد نہیں بیٹھتے۔'' (فتاوی برکاتیہ ص ۴۲ مطبوعہ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ)

ابو البرکات احمد صاحب کی پیش کردہ مذکورہ بالا روایت صحیح بخاری تو کجا صحاح ستہ کی باقی کتب احادیث میں قطعاً موجود نہیں۔ اس روایت کو صحیح بخاری کی طرف منسوب کرنا مسلکی حمایت میں بے اعتدالی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں مسلکی حمایت میں بے اعتدالی سے محفوظ فرمائیں۔

امام المسلمین وجلیل القدر محدث

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالرزاق مدظلہ

حافظ ابو عبداللہ الحاکم صاحب المستدرک جن کا تعارف کرواتے ہوئے معروف غیر مقلد عالم زبیر علی صاحب لکھتے ہیں (امام حاکم کے بارے میں) حافظ ذہبی نے کہا" الامام الحافظ الناقد العلامة شيخ المحدثين"
(سیر اعلام النبلاء ۱۷/۱۶۵)

اور کہا:

وصف وخرج وجرح وعدل وعلل وكان من بحور العلم على تشيع قليل فيه (ایضاً ص ۱۶۵)

خطیب بغدادی نے کہا:

وكان ثقه.. (تاریخ بغداد ۵/۴۷۳ ج) (نور العینین ص ۸۳)

نے فرمایا:

وقد وصل هذا الحديث من ابي اسحاق جماعة من ائمة المسلمين غير من ذكرناهم منهم ابو حنيفة النعمان بن ثابت...... (المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۲۹۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اور تحقیق اس حدیث کو ابو اسحاق سے ہمارے ذکر کردہ افراد کے علاوہ ائمہ مسلمین کی ایک جماعت نے موصول بیان فرمایا ہے۔ ان ائمہ میں (اول) ابو حنیفہ النعمان بن ثابت..........

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حافظ ابو عبداللہ الحاکم نے اپنی

t.me/pasbanehaq1
pasbanehaq

معروف کتاب "المستدرک" میں ایک حدیث کے متعلق بحث کرتے ہوئے ابو اسحاق سے وہ روایت موصولاً بیان کرنے والے ائمہ مسلمین کا ذکر اجمالاً فرمایا پھر ان ائمہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے پہلے نمبر پر سیدنا الامام الاعظم ابو حنیفہ ؒ کا اسم گرامی ذکر کر کے بتلا دیا کہ ابو حنیفہ ؒ فقط امام ہی نہیں بلکہ اول درجہ کے امام المسلمین ہیں۔

اس کی مخالف سمت ذرا ایک نظر ان لوگوں پر بھی دوڑایئے جن کے سینے ائمہ مسلمین کے بغض سے اٹے پڑے ہیں۔

معروف غیر مقلد عالم داؤد ارشد صاحب امام ابو حنیفہ ؒ کے متعلق لکھتے ہیں، مبتدعین کے مقتدائے اعظم امام ابو حنیفہ نے کہہ رکھا ہے......۔

(دین الحق ج ۲ ص ۶۷۲ مطبوعہ مکتبہ عزیزیہ لاہور)

پاسبان حق @ یاھو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

یہ بات فہم سے بالاتر ہے کہ یہ حضرات اپنا اور محدثین کا مسلک ایک ہی قرار دیتے ہیں، لیکن محدثین کے نظریات و ارشادات کو چھوڑنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے جیسا کہ محدثین میں سے امام حاکم ؒ امام ابو حنیفہ ؒ کو پہلے درجہ کے امام المسلمین سمجھتے ہیں اور اس کے برخلاف داؤد ارشد صاحب امام ابو حنیفہ ؒ کو بدعتیوں کا امام اعظم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعصب سے محفوظ فرمائے۔

ہفتہ وار (درس حدیث)

حدیث کی مشہور کتاب **مسند ابی حنیفہ** کا درس ہوتا ہے۔

ہر منگل بعد از نماز عشاء

برائے رابطہ
0345-8484283
0321-6682581

خانقاہ طفیلیہ جی منزل محلہ محمد پورہ گلی نمبر ۱ مکان نمبر P-228 بالمقابل ربانی مسجد فیصل آباد

تحقیق و نظر

مسئلہ قراءت خلف الامام کی تفہیم حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے

مولانا سیف الرحمٰن قاسم گوجرانوالہ

ان پانچ باتوں کے بعد یہ گذارش ہے کہ صلوۃ کیلئے مدلول تو ایک رکعت سے زیادہ نہیں چنانچہ احادیث کثیرہ مثل:

من ادرك ركعة من الصلوة. من ادرك ركعة من الجمعة. من ادرك من الصبح. من ادرك ركعة من العصر

اس پر شاہد ہیں ورنہ تخصیص رکعت لغو ہے اور حدیث لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب بعد لحاظ اس امر کے کہ ہر رکعت میں ضرورت فاتحہ ہے وہ جس قسم کی ضرورت ہو اس کی مؤید ہے ورنہ ایک سلام سے جتنی رکعتیں پڑھی جایا کریں ایک ہی فاتحہ کافی ہوا کرے۔ اُدھر شب معراج میں بوجہ تخفیف پچاس نمازوں کے بعد فقط پانچ کا رہ جانا اس طرف مشیر کہ استحباب پچاس ہنوز باقی ہے اور کیوں نہ ہو مقتضائے تخفیف بشہادت عقل سلیم یہی ہے اور کہیں اس کے مخالف نظر آئے تو وہاں یہ تخفیف ہی باعث تقلیل نہیں ہوئی بلکہ لحاظ کسی حسن وقبح کا بھی شریک حال ہے اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ہمت سے یہ توقع کہ آپ اس مستحب محبوب کو بلا وجہ ترک نہ کرتے ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃِ شب وروز کا تتبع کیا تو پچاس ہی رکعتیں ہوتی ہیں۔ ہاں اگر کبھی دن کو کچھ کمی ہوئی تو رات کو غالباً جبر نقصان فرمایا کرتے تھے اور رات کو کچھ نقصان رہ گیا تو دن کو اس کو پورا فرماتے تھے۔ اس معمولِ نبوی کو دیکھئے تو اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ طولِ صلوۃ ایک رکعت تک ہے مگر چونکہ دشواری پچاس بار کی حاضری میں تھی گو ایک ایک رکعت ہی کیلئے کیوں نہ ہو تو تخفیف میں تنقیص اوقات زیادہ ملحوظ رہی۔

اوپر یہ بات گزری کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تین قسم کے دلائل سے ثابت

کرتے ہیں کہ نماز کا مدلول ایک رکعت ہے پہلے نمبر پر قول نبوی سے دلیل دی ہے قول نبوی دو قسم کے دیے ہیں ایک روایات جن میں: من ادرک رکعۃ کے الفاظ ہیں دوسرے حدیث: لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب

پہلی قسم من ادرک والی چند روایات حسب ذیل ہیں:

شروع میں

من ادرك ركعة من الصلوة از بخاری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ از مسلم عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال : من أدرك ركعة من الصلاة مع الإمام فقد أدرك الصلاة از النسائی عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ (شروع میں من ادرک رکعۃ من الجمعۃ)

از النسائی عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

شروع میں

واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

من ادرك من الصبح یا من ادرك ركعة من العصر از مسلم (٦٠٩)

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد وعن الأعرج حدثوه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : من أدرك ركعة من الصبح قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد وعن الأعرج يحدثونه عن أبي هريرة : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال (من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة من

العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر) حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد وعن الأعرج يحدثونه عن أبي هريرة : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال (من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر) باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب (بخاری) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : (إذا أدرك أحدكم سجدة من صلاة العصر قبل أن تغرب الشمس فليتم صلاته وإذا أدرك سجدة من صلاة الصبح قبل أن تطلع الشمس فليتم صلاته) (ص٥٥)

طریق استدلال:

طریق استدلال یہ ہے اگر رکعت سے نماز نہ ہو تو اس کی تخصیص بے معنی ہے۔

قولی حدیث کی دوسری قسم: لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب (حوالہ تفسیر قرطبی وروح المعانی) اس سے استدلال یوں ہے کہ فاتحہ کو جس طرح بھی مانا جائے ہر رکعت میں مانا جاتا ہے خواہ فرض کہیں یا واجب، ہر ہر نمازی پر واجب ہو یا صرف امام اور منفرد پر مگر اس حدیث سے تو سمجھ آتا ہے کہ ایک سلام سے جتنی رکعتیں پڑھی جائیں ان میں ایک ہی فاتحہ کافی ہو۔ حاصل یہ کہ ہر رکعت میں فاتحہ کا ہونا اس کی دلیل ہے کہ ہر رکعت الگ نماز ہے۔

دلیل کی دوسری قسم فعل نبوی سے استدلال کی وضاحت

نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک دن رات میں پچاس رکعات پڑھنے کا تھا فرض اور وتر بیس، سنت مؤکدہ بارہ، تہجد کی آٹھ اور دس ان کے علاوہ مثلاً دو رکعت وتر کے بعد، چار رکعت عصر سے پہلے، چار رکعت چاشت کی۔ اگر رات میں کچھ رکعات رہ جاتیں تو دن کو پورا کرتے دن میں رہ جاتیں تو رات کو پڑھتے دن کو پورا کرنے کی دلیل تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ہے

وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (رواہ مسلم ج ۱ ص ۲۵۶ مشکوۃ ص ۱۱۱)

"اور نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اس پر دوام کرنے کو پسند کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا رات کو اٹھنے سے تو آپ دن کو بارہ رکعات ادا کرلیا کرتے تھے"۔ رات کو پورا کرنے کی دلیل ارشاد باری ہے:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا۔ (الفرقان:۶۲)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، عکرمہ، سعید رحمہ اللہ بن جبیر اور حسن بصری رحمہ اللہ سے اس کی تفسیر یوں مروی ہے:

من فاته شيء من الليل أن يعمله. أدركه بالنهار. أو من النهار أدركه بالليل. (تفسیر ابن کثیر)

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام
ٹیلیگرام چینل: t.me/pasbanehaq1
یوٹیوب چینل: pasbanehaq
واٹس ایپ گروپ: 03117284888
فیس بک: Love for ALLAH

بہر حال نبی ﷺ جو پچاس رکعات پر دوام کرتے تھے یہ بلاوجہ نہیں اس کی حکمت یہ ہے کہ معراج کی رات پہلے پچاس نمازوں کا حکم ہوا تھا پھر پانچ رہ گئیں اس سے یہ بات سمجھ آئی کہ پچاس اب بھی مستحب ہیں تخفیف کا مقتضا یہی ہے کہ پچاس مستحب ہوں چونکہ ایک رکعت مکمل نماز ہے اس لئے فرائض ونوافل کی پچاس رکعات کے ساتھ اس مستحب پر عمل ہوجاتا تھا۔ سفر میں نمازوں کی کمی میں علاوہ تخفیف کے کوئی اور حکمت بھی ہوگی۔ آخر میں حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس معمول نبوی کو دیکھئے تو اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ طول صلوۃ ایک رکعت تک ہے مگر چونکہ دشواری پچاس بار کی حاضری میں تھی گو ایک ایک رکعت ہی کیلئے کیوں نہ ہو تو تخفیف میں تنقیص اوقات زیادہ ملحوظ رہی"۔ یعنی اس طرز سے غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ رکعات میں تخفیف کی بہ نسبت اوقات میں تخفیف کا زیادہ لحاظ ہے کیونکہ حاضری تو پانچ مرتبہ ہی ہوتی ہے۔

شاہین میدہ

شاہین آٹا

صحت کے اصولوں کے عین مطابق

شاہین آٹا و میدہ

دیسی گندم سے جدید ترین آٹومیٹک غیر ملکی پلانٹ پر خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے

(پرائیویٹ لمیٹڈ)

پاک شاہین فلور ملز

رضا آباد فیصل آباد

Tel: 041-2693714-17

0322-8676786, 0345-6999976

Barkat
TRADING CO. (REGD)
GOVT. CONTRACTORS & GENERAL ORDER SUPPLIERS
Karim Pura Road Sialkot
Rangpura Road Sialkot Tel +92 52 4570313
YDRO
Shahid Iqbal
Khawar Rahat
Nadeem Shahid